مسئلہ اثبات عذاب القبر

تحریر : اکرام اللہ صدیق متعلم جامعہ علوم أثریہ جہلم

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں : ”جو لوگ عذابِ قبر کا مطلقاً انکار کرتے ہیں ان کا زعم یہ ہے کہ اس پر قرآنِ مجید کی کوئی آیت دلالت نہیں کرتی، جبکہ ان کا یہ عقیدہ سراسر قرآن کریم کے منافی ہے، کیونکہ قرآن نے کئی مقامات پر اس کی تصریح فرمائی ہے“۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ : ۴ / ۶۲۳)

ذیل میں ہم وہ قرآنی آیات درج کرتے ہیں جو عذابِ قبر پر دلالت کرتی ہیں :

۱۔ ﴿یثبت الله الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃالدنیا وفی الآخرۃ ویضل الله الظلمین ویفعل الله مایشاء﴾ (ابراہیم : ۲۸) ترجمہ : (اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہے کرے)۔

مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں : ﴿یثبت الله الذی امنو بالقول الثابت......﴾ (قال : نزلت فی عذاب القبر) یعنی : ”یہ آیتِ کریمہ عذابِ قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (صحیح بخاری مع الفتح : ۳ / ۲۳۱) (صحیح مسلم مع النووی : ۱۷ / ۲۰۳)

۲۔ ﴿النار یعرضون علیها غدواً و عشیاً ویوم تقوم الساعة أدخلوا آل فرعون أشد العذاب﴾ (المؤمن : ۴۶) ترجمہ : (آلِ فرعون پر صبح و شام آگ پیش کی جاتی ہے اور قیامت کے دن حکم ہوگا کہ ان کو سخت ترین عذاب میں ڈالو) امام ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں : ”یہ آیت کریمہ اہل السنۃ کی عذابِ قبر پر عظیم دلیل ہے۔ (ابن کثیر : ۴ / ۸۵)

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ امام مجاہدؒ، عکرمہؒ، مقاتلؒ، محمد بن کعبؒ اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ عذابِ قبر پر دلالت کرتی ہے۔ (قرطبی : ۱۰ / ۳۱۸، ۳۱۹)

اسی طرح شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ (فتاویٰ ابن تیمیہ : ۴ / ۲۶۶) امام بغویؒ (شرح السنۃ : ۱۰ / ۴۲۱) امام مازریؒ (المعلم بفوائد المسلم : ۳ / ۲۰۷) میں فرماتے ہیں : ”یہ آیت کریمہ عذابِ قبر پر واضح دلیل ہے“۔

۳۔ ﴿ولوتریٰ إذ الظلمون فی غمرات الموت والملئكة باسطوا أیدیهم أخرجوا أنفسكم الیوم تجزون عذاب الهون بما كنتم تقولون علی الله غیر الحق وكنتم عن اٰیته تستكبرون﴾ (الانعام : ۹۳) ترجمہ : (اور کبھی تم دیکھو جس وقت ظالم موت کی سختیوں میں ہیں اور فرشتے

ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں کہ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں خواری کا عذاب دیا جائے گا، بدلہ اس کا کہ اللہ پر جھوٹ لگاتے تھے اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے)۔

امام ابن قیم الجوزیہؒ فرماتے ہیں: یہ موت کے وقت ظالموں سے خطاب ہے اور فرشتوں نے خبر دی ہے کہ ظالموں کو اسی وقت عذاب دیا جائے گا اور ﴿الیوم﴾ کا لفظ بول کر ثابت کیا ہے کہ انہیں اسی دن سے عذاب ہو گا نہ کہ قیامت کے دن۔(الروح: ۱۰۵)

۴۔ ﴿مما خطيئاتهم أغرقوا فأدخلوا ناراً﴾(سورۃ نوح: ۲۵) ترجمہ: (اپنی خطاؤں کی وجہ سے غرق کیے گئے اور آگ میں داخل کیے گئے) جیسے انسانوں کو مرنے کے بعد قبر میں گناہوں کی وجہ سے عذاب و سزا ملتی ہے اسی طرح نیکیوں کے سبب انعام و کرام بھی ملتا ہے۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قيل ادخل الجنة قال يليت قومي يعلمون٥ بما غفرلي ربي وجعلني من المكرمين﴾(یس: ۲۷) ترجمہ: (جب اسے بہشت میں داخل ہونے کا کہا گیا تو اس نے کہا: کاش! میری قوم جان لے...... جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت داروں میں کیا) اور دوسری جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿يا أيتها النفس المطمئنة، إرجعي إلى ربك راضية مرضية، فادخلي في عبادي، وادخلي جنتي﴾ (الفجر: ۲۷تا۳۰)

ترجمہ: (اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف واپس ہو، یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی، پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ)۔

مندرجہ بالا تمام قرآنی آیات سے معلوم ہوا کہ عذابِ قبر حق ہے اور انسان کو اس کے اعمال کے حساب سے قبر میں جزا و سزا ملتی ہے۔

اس کی مزید وضاحت حدیثِ رسول ﷺ سے ملاحظہ فرمائیں:

نمبر ا: (عن عائشةؓ ان يهوديةً دخلت عليها فذكرت عذاب القبر فقالت لها أعاذك الله من عذاب القبر، فسألت عائشةؓ رسول الله ﷺ عن عذاب القبر فقال نعم عذابُ القبر حق)

ترجمہ: "حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اس نے عذابِ قبر کا ذکر کیا اور دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے، پھر حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عذابِ قبر کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں قبر کا عذاب حق ہے۔(صحیح بخاری مع الفتح: ۳/ ۲۶۶)(صحیح مسلم مع النووی: ۵/ ۸۵)

نمبر ۲: (عن ابن عباسؓ قال مر النبي ﷺ على قبرين فقال: إنهما ليعذبان وما يعذبان من كبير، ثم قال: بلى أما أحدهما فكان يمشي بالنميمة (والثاني) فكان لا يستترمن بوله)

ترجمہ: (حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان

دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا۔ پھر فرمایا کہ ان میں سے ایک چغلی کھاتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب کے قطرات سے نہیں بچتا تھا)۔(بخاری : ۱۳۷۸۔ مسلم مع النووی : /۲۰۰)

نمبر ۳ : (عن أبي ايوب قال: خرج النبي ﷺ وقد و جبت الشمس فيسمع صوتاً فقال يهود تعذب في قبورها) ترجمہ : "حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نکلے اور اس وقت سورج غروب ہو چکا تھا۔ پس فرمایا : یہود کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے"۔(صحیح بخاری : ۱۳۷۵)

نمبر ۴ : (عن أسماء بنت أبي بكر تقول: قام رسول الله ﷺ خطيباً فذكر فتنة القبر التي يفتتن فيها المرء فلما ذكر ذلك ضج المسلمون ضجة) ترجمہ : "حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے، پھر قبر کے فتنے کا تذکرہ کیا، جس میں بندے کو آزمایا جاتا ہے اس ذکر پر مسلمانوں کی چیخیں نکل گئیں"۔ (صحیح بخاری : ۱۳۷۳)

نمبر ۵ : (عن موسیٰ بن عقبۃ قال: حد ثتنی بنت خالد بن سعيد بن العاص انها سمعت النبي ﷺ وهويتعوذ من عذاب القبر) ترجمہ : "حضرت موسیٰ بن عقبہؒ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خالد بن سعید بن عاص کی بیٹی نے خبر دی کہ اس نے نبی کریمؐ سے سنا آپؐ عذابِ قبر سے پناہ مانگتے تھے"۔ (صحیح بخاری : ۱۳۷۶)

نمبر ۶ : حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کے سامنے اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اہلِ جنت میں سے ہوتا ہے تو اس کا ٹھکانا اہلِ جنت کا ہوتا ہے اور اگر وہ اہلِ نار میں سے ہوتا ہے تو اس کا ٹھکانا اہل نار کا ہوتا ہے۔(بخاری : ۱۳۷۹، ۳۲۴۰، ۶۵۱۵)

نمبر ۷ : نبی کریم ﷺ نے صاحب شملہ کے بارے میں فرمایا :(كلا والذی نفس محمد بيده ان الشملة لتلتهب عليه ناراً أخذها من الغنائم يوم خيبر لم تصبها المقاسم) ترجمہ :"ہر گز نہیں ! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بیشک وہ شملہ (چادر) اس شخص پر آگ کے شعلے مار رہا ہے جو اس نے خیبر کے دن تقسیم ہونے سے قبل چرالیا تھا"۔(مسلم مع النووی : ۲ / ۱۲۹)

نمبر ۸ : حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ یوم احزاب کے دن عصر کی نماز رہ جانے کی وجہ سے کفار کو بد دعا دی کہ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور انکے گھروں کو آگ سے بھر دے۔ (مسلم مع النووی : ۵ / ۱۲۷)

نمبر ۹ : حضرت انسؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جب بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اس کے ساتھی چلے جاتے ہیں تو بیشک وہ ان کے جوتوں کی کھڑ کھڑاہٹ سنتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ (صحیح بخاری : ۱۳۷۴)(مسلم مع النووی : ۱۷ / ۲۰۳)

نمبر ۱۰ : نبی کریم ﷺ نے فرمایا(أوحی إلي انكم تفتنون في قبوركم) ترجمہ : " میری طرف

کی گئی ہے۔ بیشک تمہیں قبروں میں جزا و سزا دی جائے گی"۔(صحیح بخاری :۸۶،۱۸۴)(مسلم :۵۷۴،۹۰۵)

تلک عشرۃ کاملۃ

مندرجہ بالا تمام حدیثوں نے ان قرآنی آیات کی وضاحت کر دی ہے۔ جس میں عذابِ قبر کا اثبات ہے چونکہ نبی کریم ﷺ قرآن کی توضیح و تشریح کے لیے مبعوث کیے گئے ہیں، اس لیے آپ ﷺ کی بتائی ہوئی قرآنی تفسیر پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وأنزلنا إليك الذكر لتبين للناس ما نزل إليهم و لعلهم يتفكرون﴾ ترجمہ :"اور ہم نے آپ ﷺ کی طرف ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ ﷺ لوگوں پر واضح کریں جو ان کی طرف اتارا گیا ہے تاکہ وہ غور و فکر کریں"۔(النحل :۴۴)

ایک اور مقام پر فرمایا :﴿وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا﴾ (الحشر :۷) ترجمہ :"اور جو کچھ تمہیں رسول اللہ ﷺ دیں اسے لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ"۔اور فرمایا ﴿وما ينطق عن الهوىٰ○ إن هو إلا وحي يوحىٰ﴾(النجم :۳۔۴) ترجمہ :"وہ (نبی کریم) اس وقت تک نہیں بولتے جب تک کہ آپ ﷺ کی طرف وحی نہ کی گئی اور خود آپ ﷺ نے فرمایا :(أوحی إلی أنکم تفتنون فی قبورکم) ترجمہ :"اے لوگو! تمہیں تمہاری قبروں میں جزا و سزا ضرور ملے گی اور اس بات کی میری طرف وحی کی گئی ہے"۔ (صحیح بخاری :۸۶،۱۸۷)(مسلم :۵۷۴،۹۰۵)

اور عذابِ قبر کا عقیدہ اہلِ سنت کا متفقہ عقیدہ ہے جیسا کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں :"قبر میں قیامت کے دن تک ثواب و عذاب کا ہونا یہ تمام سلف و صالحین اور اہلِ سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے اور اس کا انکار بہت کم بدعتی لوگوں نے کیا۔(فتاویٰ ابن تیمیہ :۴/ ۲۶۲)

اسی طرح امام ابن قیم الجوزیہ (کتاب الروح :۸۱) امام قسطلانی (ارشاد الساری :۲/ ۴۶۰) امام نوویؒ (شرح النووی :۱۷/ ۲۰۰) اور شیخ حافظ ابن احمد الحکمی (معارج القبول :۱۳۳) میں فرماتے ہیں نیز امام احمد ابن حنبلؒ فرماتے ہیں :"عذاب القبر حق لا ینکرہ إلا ضال أو مضل"۔ ترجمہ :"عذابِ قبر حق ہے اس کا انکار صرف گمراہ اور مضلین کرتے ہیں" (الروح لابن قیم الجوزیہ :۸۰)

نٹ : بعض منکرین عذابِ قبر پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ منکر اور نکیر بھلا فرشتوں کے نام کیسے ہو سکتے ہیں ؟ منکر تو انکار کرنے والے کو کہتے ہیں اور نکیر بھی انہی معنوں کا لفظ ہے۔(ارمغان وید :۱۹۲)

انکی یہ بات ٹھیک نہیں اور عذاب قبر پر کیا گیا اعتراض بالکل بودا اور سراسر قرآن و سنت کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر جگہ منکر کا معنی انکار کرنے والا ہو۔ عربی ایک وسیع لغت ہے جس میں ایک لفظ کے کئی معنی ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہی منکر کا لفظ بطور جمع قرآن میں بھی آیا ہے لیکن اس کا معنی انکار کرنے والا نہیں۔ جیسا کہ

سورۃ الذاریات: ۲۵ میں ہے: ﴿إذ دخلوا عليه فقالوا سلاماً قال سلم قوم منكرون﴾ ترجمہ: "جب ابراہیم کے پاس فرشتے آئے اور سلام کہا تو آپ نے فرمایا تم پر بھی سلام ہو تم مجھے کوئی اجنبی لوگ معلوم ہوتے ہو"۔

اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے ﴿منكرون﴾ کا لفظ اس لیے بولا تھا کیونکہ آپ انہیں پہچانتے نہیں تھے۔ (زادالمسیر: ۸/ ۳۷)

لہٰذا معلوم ہوا کہ حدیث میں مذکور فرشتوں کے نام منکر کا معنی انکار کرنے والا نہیں بلکہ اسکا معنی اجنبی ہے اور چونکہ کسی ذی روح نے موت سے پہلے ان فرشتوں کو نہیں دیکھا اور موت کے بعد قبر میں دیکھتا ہے لہٰذا یہ فرشتے ان کے لیے اجنبی ہوئے اور دوسری بات یہ ہے کہ منکر کا لفظ صیغہ اسم مفعول حدیث میں آیا ہے نہ کہ صیغہ اسم فاعل سے۔ هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

...... بقیہ: حقوق الوالدین

۲۔ (ولا تعقن والديك وإن أمراك أن تخرج من أهلك ومالك) ترجمہ: "اور والدین کی نافرمانی نہ کرنا، ان کو ہر گز نہ ستانا...... اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ اپنے اہل وعیال اور مال سے نکل جا"۔

۳۔ (ولا تتركن صلوة مكتوبة متعمداً ومن ترك صلوة متعمداً فقد برئت منه ذمة الله)
ترجمہ: "اور فرض نماز قصداً ہر گز نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے قصداً نماز چھوڑ دی اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ بری ہو گیا"۔

۴۔ (ولا تشربن خمراً فانه رأس كل فاحشة)
ترجمہ: "اور شراب ہر گز نہ پینا، کیونکہ وہ ہر بے حیائی کی جڑ ہے"۔

۵۔ (وإياك والمعصية فإن بالمعصية حل سخط الله)
ترجمہ: "اور گناہ سے پرہیز رکھنا، کیونکہ گناہ کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی نازل ہوتی ہے"۔

۶۔ (وإياك والفرار من الزحف وإن هلك الناس)
ترجمہ: "اور میدانِ جنگ سے نہ بھاگنا، اگرچہ سب لوگ ہلاک ہو جائیں"۔

۷۔ (وإذا أصاب موت وأنت فيهم فاثبت) ترجمہ: "اور جب لوگوں میں اموات ہونے لگیں اور تو وہاں موجود ہو، وہاں جم کر رہنا اور ادب سکھانے کی وجہ سے اپنی لاٹھی اہل وعیال کی جانب سے اٹھا کر مت رکھنا"۔

۸۔ (وأنفق على عيالك من طولك) ترجمہ: "اور اپنے اہل وعیال پر عمدہ مال خرچ کر"۔

۹۔ (ولا ترفع عنهم عصاك أدباً) ترجمہ: "اور تادیب کیلئے اپنی لاٹھی اپنے اہل وعیال سے مت اٹھانا"

۱۰۔ (وأخفهم في الله) ترجمہ: "اور ان کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں ڈراتے رہنا"۔ (مشکوۃ: ۱/ ۱۸)